باب۔10

عبدیت

☆ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔

ترجمہ: پھر تُو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورۃ الفجر: آیت 29،30)

عبدیت کیا ہے؟ اور عبد کون ہے؟۔۔۔ جواب سنو! اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَكَتْ يَدَاهُ لِمَوْلَاهُ، یعنی کچھ بھی نہیں بندے کا، جو کچھ ہے وہ آقا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے افعال وصفات سب بالذات یعنی its own ہیں اور بندے کی ذات اور اس کے افعال وصفات سب بالعرض یعنی dependant ہیں۔ بندے کی اسی احتیاج یا dependency کا دوسرا نام، عبدیت ہے۔ اور عبد یعنی بندہ وہ ہے جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ نہ ارادہ رکھتا ہو نہ فعل اس کا ہو اور نہ کوئی خواہش ہی اس کے دل میں ہو۔ 'عبداللہ' اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے۔

بندے پر جس وقت یہ کھل جائے کہ میں خود سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا اور نہ وہ فعل ظاہر ہو سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام کو 'کُن' کا حکم نہ دے دے، تو یہ annihilation of acts یعنی فنائے افعال ہے۔ اور جب یہ بات منکشف ہو جائے کہ میرے تمام صفات و کمالات ذاتی نہیں بلکہ صرف اسمائے الٰہی کے اظلال (reflections) ہیں، چاند لاکھ چمک دمک دکھائے مگر ہے بذاتہٖ تاریک، یہ اصل میں سورج کا نور ہے جو اس میں سے تاباں ہے، تو یہ annihilation of attributes یعنی فنائے صفات ہے۔ اور جب بندے پر یہ منکشف ہو جاتا ہے کہ میری ذات بھی 'بالذات' نہیں، میں وجود نما عدم یعنی nonexistent ہوں جیسے کہ پیتل پکارتا ہے کہ میں تو تانبے اور جست کی نمائش ہوں لیکن میں خود کہاں ہوں؟ تو یہ self annihilation یعنی فنائے ذات ہے۔ یہ موت ہے بلکہ ابو الموت۔ نہ زمین پر مکان نہ آسمان پر نشان۔۔۔!

نیستی میں ہوں، نہ ہستی میں ہوں
بے نشانی ہے، نشانی میری

عبدیت میں اطاعت اور فرمانبرداری اور اپنی نیستی، یعنی نہ ہونے، کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے، روحِ یقین ہے، جانِ ایمان ہے۔ اس کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ راستے میں تقویٰ اور

ولایت ملتے ہیں۔ جب کہ "خاص حضرات "یعنی" specials "کو نبوت اور رسالت بھی ملتی ہے۔ بڑی ہی نادانی ہو گی اگر تم اپنی ناقص عبدیت کا پیغمبروں کی عبدیت سے مقابلہ کرو گے۔ کدھر ذرۂ بے مقدار، کدھر آفتابِ پُر انوار۔ دیکھو! صوفیہ صافیہ کے پاس اللہ کا اصل بندہ یعنی حقیقی " عبد اللہ " ایک ہی ایک ہے۔ وہی محمدؐ ہے، وہی رسول ہے، وہی حبیب اللہ ہے۔ تم کیا! تمھاری محبت اور اطاعت و بندگی کیا۔۔! تم میں غلامِ محمدؐ تک بننے کی تو صلاحیت نہیں، اطاعتِ رسول سے کوسوں دور، اور چلے ہیں عبد اللہ بننے اور وحی اور نبی تک کے دعوے کرنے۔۔۔! یاد رکھو! سب سے وسیع دائرہ، عبدیتِ محمدیؐ کا ہے۔ اول عبدیت، درمیان میں عبدیت، آخر میں عبدیت۔ عبدیتِ محمدیؐ کا عروج کیا ہے۔۔؟ یہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ، وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندے کو لے گیا، (سورۃ الاسراء: آیت 1) سے ظاہر ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا مقام کیا ہے۔۔؟ "لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لاَّ یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلاَ نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ" یعنی میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب اور نبی مرسل میری برابری نہیں کر سکتا۔ اور عبدیتِ محمدیؐ کا انبساط (fascination) کیا ہے۔۔؟ یہ " اَنَا مِنْ نُوْرِ اللہِ وَ کُلُّھُمْ مِنْ نُّوْرِیْ " سے ظاہر ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "میں اللہ کے نور سے ہوں اور وہ سب میرے نور سے ہیں"۔

عبد کا لفظ تین جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (1) پیدا کرنا، یہ تو اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ (2) غلام (3) مطیع و فرمانبردار۔ سورۃ الزمر کی آیات 10 اور 53 میں اللہ تعالیٰ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اور قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ فرماتا ہے۔ اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے کہو۔ یٰعِبَادِیْ ۔۔۔ دیکھو! عِبَادِی کی " یا " سے یہاں مراد اللہ تعالیٰ ہو، اور ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور عِبَاد سے مراد مطیع و فرمانبردار اور غلام ہوں، اور ہو سکتا ہے بہ حیثیت وکیلِ الٰہی ہونے کے یٰعِبَادِیْ کہنے کا حکم دیا گیا ہو۔

صاحبو! حضرت فاروق اعظمؓ اپنی خلافت کے پہلے خطبے میں فرماتے ہیں کہ "کُنْتُ عَبْدَہٗ وَ خَادِمَہٗ"، گویا وہ عبدِ محمد ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰؓ ایک یہودی کو جواباً فرماتے ہیں " وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ "، تجھ پر افسوس ہے! میں تو محمدؐ کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں۔۔۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ کے حسب الحکم ہم تو عبدِ محمدؐ ہیں۔ اور ان کی بندگی اور غلامی کو اپنے لیے سرمایۂ افتخار و ناز سمجھتے ہیں۔ لیکن بعض نادان اس کو شرک اور کفر قرار دے دیتے ہیں۔ جب کہ ہم اس کو حکمِ خداوندی کی تعمیل سمجھتے ہیں، اور فاروقِ اعظمؓ و علی مرتضیٰؓ کی پیروی سمجھ رہے ہیں۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اُوست۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 4 صفحہ 46 تا 48 پارہ 18 صفحہ 91، 92 پارہ 22 صفحہ 27
پارہ 23 صفحہ 111، 112، پارہ 24 صفحہ 11، 12 اور پارہ 30 صفحہ 108، 109}

Siddiqui Publications